مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

پریشانیوں کا حل ''توبہ و استغفار''

قولہ تعالیٰ:

استغفروا ربكم انه كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم باموال وبنين ويجعل لكم جنت ويجعل لكم انهارا۔ (نوح: ۱۰، ۱۱، ۱۲)

''(حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا۔ تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا' وہ تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے اللہ رب العزت نے تمام بڑی پریشانیوں کا حل استغفار قرار دیا ہے۔ استغفار کے نتائج وثمرات بہت ہی نفع بخش اور باعث برکت ہیں۔ اور تمام تر مصائب اور پریشانیوں سے نکلنے کا واحد حل اور سبب یہی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر پوری اُمت مسلمہ اپنے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے صدق دل سے توبہ و استغفار کریں۔ جیسا کہ قرآن مجید سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وتوبوا الى الله جميعا ايها المومنون لعلكم تفلحون﴾ (نور: ۳۱)

کہ اے ایمان والو تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ علاوہ ازیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تمام پریشانیوں کا حل استغفار ہی کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب)) (ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث: ۱۵۱۸)

یعنی جو پابندی سے استغفار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے پریشانی سے کشادگی اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ (بقیہ صفحہ 47 پر)

ترجمة الحدیث

استقامت

عن ابی عبدالله خباب بن الارت رضی الله تعالیٰ عنه قال شكونا الى رسول الله ﷺ وهو متوسد بردة له فی ظل الكعبة فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو لنا؟ فقال قد كان من قبلكم يوخذ الرجل فيحفر له فی الارض فيجعل فيها ثم يوتی بالمنشار فيوضع علی راسه فيجعل نصفين ويمشط بامشاط الحديد ما دون لحمه وعظمه ما يصده ذلك عن دينه والله ليتمن الله هذا الامر حتی يسير الراكب من صنعاء الی حضر موت لا يخاف الا الله والذئب علی غنمه ولكنكم تستعجلون۔ (صحیح بخاری کتاب علامات النبوۃ' حدیث ۳۶۱۲)

حضرت ابوعبداللہ خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی جب کہ آپ خانہ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کا تکیہ بنائے آرام فرما رہے تھے۔ ہم نے کہا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے۔ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا (تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ تم سے پہلے لوگوں کا (یہ حال ہوتا تھا کہ) آدمی پکڑ کر لایا جاتا اس کے لیے زمین میں گڑھا کھود کر اس کو کھڑا کر دیا جاتا پھر اس کے سر پر آرہ چلا کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کی کنگھیاں اس کے جسم پر پھیری جاتیں' جس سے اس کا گوشت اور ہڈیاں تک متاثر ہوتیں' لیکن یہ (آزمائش) اسے اس کے دین سے نہ پھیرتیں۔ (اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل فرمائے گا۔ (دین اسلام کو غالب کرے گا) یہاں تک کہ ایک سوار' ایک مسافر صنعاء سے حضرت موت تک اکیلے سفر کرے گا' لیکن اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا اور اسی طرح اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

قارئین کرام! دین اسلام کی راہ میں آزمائش تکالیف اور پریشانیاں آتی رہتی ہیں۔ جس قدر کسی کا مذہب' اسلام اور دین پختہ ہے اس قدر وہ آزمائشوں اور مصائب سے سرخرو ہو کر نکلے گا۔ تمام تکالیف اور آزمائشوں کے مراحل میں ثابت قدم رہیں گے۔ (بقیہ صفحہ 47 پر)